27224-ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غار ثور میں رات بسر کرنا

سوال

میں اس حدیث کو تلاش کر رہا ہوں جس میں یہ قصہ روایت کیا گیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ھجرت فرمائی تو غار میں چھپے اور فرشتے غار کے دھانے پر اپنے پر پھیلائے ہوئے تھے تا کہ جو کفار انہیں تلاش کرتے پھر رہے تھے وہ انہیں دیکھ نہ سکیں ۔
اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ غار کے منہ پر مکڑی نے جالا بن دیا تھا لیکن میں نے اس حدیث کو ضعیف یا ملمع کیا ہوا پایا ہے ، اور وہ روایت جس میں فرشتوں نے غار کے منہ پر اپنے پر پھیلا دیے تھے صحیح ہے ۔
کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اس حدیث کے راوی اور حدیث یا تاریخ کی کتاب بتا دیں جس میں مجھے یہ حدیث مل جائے ؟ ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا غار میں رات گزارنے کا ذکر قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے جسے ذیل میں آپ کے لیے ذکر کیا جاتا ہے :

اول : کتاب اللہ :

کتاب اللہ میں اس قصہ کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

.{اگر تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو تو اللہ نے ہی ان کی مدد کی اس وقت جبکہ انہیں کافروں نے نکال دیا تھا ، دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے ، تو اللہ تعالی نے اپنی طرف سے اس پر تسکین نازل فرما کر ان لشکروں سے ان کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں ، اس نے کافروں کی بات نیچی کر دی اور اللہ تعالی کا کلمہ ہی بلند و بالا ہے ، اللہ تعالی غالب اور حکمت والا ہے }.التوبۃ(40) ۔

تو یہ آیت اس پر واضح نص ہے کہ مشرکوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی پلاننگ کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے غار میں رات بسر کی تھی ۔

دوم : حدیث نبوی

غار میں رات بسر کرنے کا جو قصہ صحیح احادیث میں وارد ہے وہ کچھ اس طرح ہے :

1– نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں ۔ ۔ ۔ پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ جبل ثور پر ایک غار میں چلے گئے اور اس میں تین راتیں بسر کیں ان کے پاس عبداللہ بن ابو بکر رات بسر کرتے تھے جو کہ ایک ذھین تیز اور سمجھ دار نوجوان تھا ، وہ سحری کے وقت وہاں سے نکل آتا تو صبح قریش کے ساتھ مکہ میں ہوتا گویا کہ اس نے رات مکہ میں ہی بسر کی ہو ، تو قریش جو بھی ان کے خلاف پلان تیار کرتے یہ سن کر اسے یاد کر لیتے اور رات کے وقت غار میں جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دے دیتا ۔ ۔ الحدیث ۔

اس حدیث طویل حدیث کوامام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے روایت کرنے سے قبل باب یہ باندھا ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے صحابہ کی مدینہ کی طرف ھجرت ۔ دیکھیں حدیث نمبر (3905) ۔

2-ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر کسی نے اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لیا تووہ ہمیں دیکھ لے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اے ابو بکر (رضی اللہ تعالی عنہ) تیرا ان دنوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالی ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3653) ۔

مکڑي کے جالے والا قصہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی اللہ تعالی کے اس فرمان (اورجب آپ کے بارہ میں کافر لوگ یہ پلاننگ کر رہے تھے آپ کو قید کردیں) کے بارہ میں کہتے ہیں کہ : ایک رات قریش نے مکہ میں مشورہ کے لیے اکٹھے ہوئے تو کچھ نے یہ کہا کہ جب صبح ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زنجیروں سے باندھ دو ، اور کچھ کہنے لگے بلکہ اسے قتل کردو ، اور کچھ نے یہ کہا کہ اسے یہاں سے نکال دو ۔

تواللہ تعالی نے اس کی اطلاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کودے دی تو علی رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بسر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر غار میں چلے گئے ، اور مشرک رات بھر علی رضی اللہ تعالی عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر پہرہ دیتے رہے ، جب صبح ہوئی تو ان کی طرف بڑھے توجب علی رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا تواللہ تعالی نے ان کی پلاننگ ختم کرکے رکھ دی ۔

تووہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھنے لگے کہ نبی صلی علیہ وسلم کہاں ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے توپتہ نہیں ، تووہ ان کا کھوج لگاتے ہوئے پہاڑ تک جاپہنچے توان پر نشانات خلط ملط ہوگئے تووہ پہاڑ پر چڑھ گئے اور غار کے پاس سے گزرے تواس کے دروازے پر دیکھا کہ مکڑی نے جالا بنا ہوا ہے توکہنے لگے کہ اگر اس میں جاتا تو یہ دھانے پر یہ جالا نہ ہوتا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تین راتیں رہے ۔ مسند احمد حدیث نمبر (3241) ۔

اس حدیث کی تصحیح میں علماء کرام کا اختلاف ہے ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے البدایۃ والنھایۃ (222/3) اس کی سند کو حسن کہا ہے ۔

اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سلسلۃ الضعیفۃ میں اسے ضعیف اور شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد کی تحقیق (3251) میں یہ کہا ہے کہ اس کی سند میں نظر ہے ۔ اھ اور مسند احمد کے محققین نے (3551) اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے ۔ اھ واللہ اعلم ۔

اور دو کبوتروں کا قصہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایۃ والنھایۃ (223/3) میں ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے ، پھر حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ ، اس طریق سے یہ حدیث نہایت غریب ہے اور اسے بھی مسند احمد کے محققین نے ضعیف قرار دیا ہے جس کا ذکر اوپر بیان کیا جاچکا ہے ۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی سلسلۃ احادیث الضعیفۃ (339/3) میں کہتے ہیں کہ : آپ کو علم ہونا چاہیے کہ غار کے منہ پر مکڑي کا جالا اور کبوتروں والی حدیث صحیح نہیں جو کہ اکثر کتب اور ھجرت کے موضوع پر تقاریر میں بیان کی جاتی ہے ، توآپ کو اس کے بارہ میں علم ہونا چاہیے ۔ اھ

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرشتوں کا اپنے پروں سے چھپانے کے متعلق طبرانی نے معجم الکبیر (24/106-108) میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک لمبی حدیث بیان کی ہے جس میں ہے کہ :

تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آدمی کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو غار کے منہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہرگز نہیں بلاشبہ فرشتوں نے ہمیں اپنے پروں سے چھپا رکھا ہے ۔ ۔ ۔ الحدیث ۔

تواس حدیث کی سند میں یعقوب بن حمید بن کاسب المدنی ہے ، جس کے بارہ میں اہل علم کا اختلاف ہے ۔ دیکھیں تھذیب الکمال للمزی (32/318-323) ۔

اوراسے ابن معین ، ابوحاتم ، اورامام نسائی رحمہم اللہ تعالی نے ضعیف اورابوزرعہ رازی نے واھی قراردیا ہے ، اورابوداود سجستانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی مسند میں ایسی احادیث دیکھیں جن کا ہم نے انکارکیا توہم نے اس سے اصولی طورپر مطالبہ کیا توہم نے دفاع کیا پھر اس نے دوبارہ بیان کردیا توہم نے اصول میں احادیث کوتازہ خط سے بدلا ہوا پایا جوکہ مرسل تھیں اس نے انہیں مسند کردیا اوراس میں زیادتی بھی کی ۔

اورابن عدی کا قول ہے کہ اس اوراس کی روایت میں کوئی حرج نہیں ، لاباس بہ ، اوروہ کثیر الحدیث ہے ، اورکثیر الغرائب بھی ہے ۔

امام ذھبی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

یہ علماء حدیث میں سے تھا لیکن اس کی منکراورغریب احادیث ہیں ۔

اورابن حبان رحمہ اللہ تعالی نے اسے ثقہ کہا اورحافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے صدوق لہ اوھام ، یہ صدوق اوراس کے واھمے ہیں ۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی اس کی احادیث کوحسن قراردیتے ہیں لیکن اس حدیث کوحسن کہنے میں توقف اختیارکیا ہے ۔ دیکھیں ضعیفۃ (3/263)

تواس یعقوب کے بارہ میں مقرر یہ ہواکہ اس کی احادیث حسن ہوتی ہیں اگر توسند میں کوئی اورعلت نہ ہوتووہ حدیث حسن ہے ۔

پھران کا قول ہے کہ :

طبرانی کا شیخ اوراستاد احمد بن عمرو الخلال المکی کا ترجمہ تومجھے نہیں مل سکا ، اور معجم الاوسط میں تقریبا سولہ احادیث بیان کی گئی ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ان کے مشھور شیوخ میں سے ہے تواگر معروف ہویا متابعت بیان کی جائے توحدیث حسن ہے ۔ اھ

واللہ تعالی اعلم.